

سلامتِ اُمت

# غیر مقلدین

یعنی فرقہ نام نہاد اہل حدیث (دوبابی)

مصنف

حضرت علامہ مفتی عبدالوہاب صاحب  
منظومہ النالی

مضامین

تحریک اتحاد اہل سنت پاکستان

میٹھاہنکراہی

## بسم اللہ الرحمن الرحیم محمدہ و فصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

اُہ افسوس کہ آج مسلمانوں کے روپ میں مسلمانوں کے دشمن سچے مسلمان کو کافر و مشرک کہتے ہیں۔ ہندو ہوں یا یہودی نصرانی ہوں یا مجوسی ان کی بات ایک لفظ زبان پر نہیں آتا بلکہ ان کی حمایت و تائید میں توصیف و تعریف میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ بس ایک غریب و لاچار جو اپنے کو اہلسنت و جماعت کہتا ہے۔ اکناف عالم میں بریلوی کہلاتا ہے ساری بدعتی نو ساختہ جماعتیں اس کی دشمنی پر کمر بستہ ہیں طرح طرح کے بہتان گونا گوں طوفان اٹھائے جاتے ہیں اور ہر طرح سے کافر و مشرک ہونے کی مذموم صدائیں بلند کرتے ہیں جرائد و رسائل میں ان ہی اہلسنت پر گولہ باری کرتے اور ہم برساتے ہیں۔ جن میں نجدی عقائد والے اگرچہ وہ دیوبندی ہوں یا تبلیغی، مودودی جماعت ہو یا نام نہاد اہلحدیث (غیر مقلدین) سب ہی شامل ہیں۔ غیر مقلد جو اپنے کو اہلحدیث کہتا ہے وہ تو اکابر علماء دین و اولیائے کاملین و غیرہ جو بھی مقلد ہیں سب کو یک لخت برہائے تقلید مشرک کہتا ہے اور مشرک جو کفر سے بدرجہا بدتر ہے ہر کافر کافر تو ہے مگر مشرک نہیں۔ مگر ہر مشرک، مشرک بھی ہے کافر بھی یہ کفر کی سب سے بدترین قسم ہے۔

غیر مقلد یعنی نام نہاد اہلحدیث تقلید کو شرک یعنی حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ کے مقلدین کو مشرک کہتے ہیں۔ جن میں عامہ مومنین کے سوا اکابر مذہب و علمائے دین و ملت و اولیائے کاملین شامل ہیں۔ غیر مقلدین کے دین کی ”ہیاد“ دین میں فقہ اور تقلید کے انکار پر مبنی ہے۔ وہ اس کو کفر و شرک کہتا ہے اور عامل اہلحدیث ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

آئیے ملاحظہ فرمائیے اللہ رب العالمین نیا ارشاد فرماتا ہے۔

وما كان المؤمنون لينفروا كافة فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون ۝

(التوبہ ۱۲۲ پارہ ۱۱)

”مسلمان سب کے سب تو باہر جانے سے رہے تو کیوں نہ ہوا کہ ہر گروہ سے ایک نکلا نکلتا یعنی (ایک جماعت نکلے) کہ دین کی فقہ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں۔ اس امید پر کہ وہ جلیں۔“  
۱۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ دین میں فقہ سیکنا فرض کفایہ ہے کیوں کہ ہر مومن تو اس کا حامل نہیں ہو سکتا۔

۲۔ حکم ہوا کہ ہر گروہ سے ایک نکلا نکلے اور دین کی فقہ حاصل کریں اور واپس آکر قوم کو ڈر سنائیں۔

۳۔ فقہاء اپنی قوم کو ڈر سنائیں یعنی احکام الہی بتائیں کہ وہ حرام و گناہ سے بچیں۔  
۴۔ یہ اسی صورت میں ہو گا کہ قوم فقہاء کی تقلید کرے اور ان کے حکم پر چلے۔  
۵۔ اس آیت کریمہ میں تو صم فرمایا یعنی سب قومیں اپنے اپنے فقہائے کی تقلید (پیروی) کریں۔ اور ان کے احکام کو جی و جان سے مان لیں۔

الحمد لله رب العلمین کہ رب العلمین کے اسی ایک ارشاد نے فقہاء کا فقہ سیکنا اور قوم کو ان فقہاء کی تقلید کرنا فرض بتایا۔ غیر مقلد دونوں کے منکر ہے۔

نیز رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

يا ايها الذين امنوا اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم -

(النساء - ۵۹ پارہ ۵)

”یعنی اے ایمان والو! حکم مانو اللہ کا، حکم مانو رسول کا اور ان کا جو تم میں اولی الامر ہیں۔“

واضح ہوا کہ امیر ہو یا سلطان اسلام اس کا وہی حکم مانا جائے گا جو مطابق

شریعت حق و صواب ہو اور اس بات کے لئے ضرور ہے کہ یا تو وہ خود عالم دین ہو یا علماء دین متین کا تابع فرمان ہو۔ لہذا ثابت ہوا کہ سلطان اسلام ائمہ دین کا محکوم ہے۔ اور ائمہ دین حاکم ہیں۔ چنانچہ تقلید کے سوا چارہ نہیں۔ اس واسطے آگے ارشاد فرمایا:

فان تنازعتم فی شئی فردوه الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم  
الآخر ذلک خیر و احسن تارویلاً (النساء۔ ۵۹ پارہ ۵)

”پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کر دو اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا۔“

اب اللہ اور رسول کے حضور رجوع کا کیا مطلب یہی نہ کہ علماء دین و ائمہ مجتہدین کے حضور رجوع کریں۔ اور ان سے اللہ اور رسول کا حکم معلوم کریں اور جیسا وہ حکم فرمائیں اس کو جی و جان سے مان لیں۔ معلوم ہوا کہ تقلید کے سوا کوئی چارہ ہی نہیں۔ اس لئے رب العظیم ارشاد فرماتا ہے:

و تلك الامثال نضربها للناس وما يعقلها الا العلمون (العنکبوت۔ ۳۳ پارہ ۲۰)  
”اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے“

معلوم ہوا کہ دین کی سمجھ علم والوں کو ہے اور علم والوں نے جو مجتہد نہیں انہوں نے ائمہ مجتہدین کا مضبوطی سے دامن تمام لیا۔ اور ان کی تقلید سے احکام دین کو جان لیا۔ ثابت ہوا کہ تقلید ائمہ لازم اور ضروری ہے۔ یعنی اللہ رب العظیم مومن سے فرمائے کہ تقلید کو اپنے اوپر لازم ٹھراؤ۔ غیر مقلد کہے کہ تقلید کرنا شرک ہے۔ ایسوں کے لئے ارشاد ہوا۔

”الم تر الی الذین یزعمون انهم امنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک

یریدون ان ینحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفروا به و یرید الشیطن ان یرسلهم ضللاً بعداً“ (النساء : ۶۰ پارہ ۵)

”کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا شیخ (حاکم) بنائیں۔ اور ان کو تو یہ حکم تھا کہ اسے اصلاً نہ مانیں اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور کی گمراہی میں بھٹکادے۔“

غیر مقلدین ان ائمہ مجتہدین کے تو منکر اور مخالف ہیں جن کو لولیائے کا ملین اور اکابر علمائے دین متین اپنا امام و پیشوا مانتے ہیں اور جو قرآن کریم کے خلاف بغاوت کرے۔ اور مومنین صالحین بلکہ لولیائے کا ملین بلکہ انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کی شان میں گستاخی اور لہانت کرے ان کو اپنا مقتدا اور امام اور دین کا نشان سمجھتے ہیں۔ مثلاً جس نے لکھا ”ہر مخلوق بڑا ہوا یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چہرہ سے بھی ذلیل ہے“ (تقویت الایمان، ص۔ ۲۵ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی)

تو یہ غیر مقلدین کا مقتدا مولوی اسطیل دہلوی انبیاء مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو (معاذ اللہ) چہرہ جو بدترین کافر و مشرک ہے اس سے بھی زیادہ ذلیل مٹا رہا ہے۔ حالانکہ اللہ رب العالمین ان کو عزت والا فرماتا ہے۔ ملاحظہ ہو :

وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین ولكن المنفقین لا یعلمون (المنفقون : ۸ پارہ ۲۸)

”اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مومنانوں ہی کے لئے ہے مگر منافقوں کو خبر نہیں۔“

اس امر میں جس کو تفصیل درکار ہو وہ کتاب مصطب ”علمت قرآن“ کی جانب رجوع لائے اور مطالعہ فرمائے۔ جس میں غیر مقلدین کے مسلم مقتدا مولوی اسطیل قتیل کی اس بغاوت قرآن کریم کے نظائر موجود ہیں۔

رب العالمین ارشاد فرماتا ہے :

فاستلوا اهل الذکر ان کنتم لاتعلمون (النحل ۴۳ پارہ ۱۳)

”تو اے لوگوں علماء (علم والوں) سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔“

غیر مقلدین ہر ایرا غیر ابد ہو خیرا اگرچہ انکو ٹھیک ہی کیوں نہ ہو کہتا ہے کہ ہم تو اماموں کی بھی بات نہیں مانتے علماء کس گنتی و شمار میں ہیں۔ ہم تو حدیث پر عمل کرنے والے الحمدیث ہیں۔

غور طلب یہ امر ہے کہ جو شخص قرآن کریم کو نہیں مانتا وہ حدیث شریف کو کیا مانے گا بلکہ وہ اپنے نفس کو فریب دیتا ہے اگر دین اسلام کی قدر ہوتی ہرگز انکار نہ کرتا۔ کیا نہ دیکھا رب العالمین فرماتا ہے :

یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولا تبطلوا اعمالکم

(سورہ محمد۔ ۳۳ ”صلی اللہ علیہ وسلم“ پارہ ۲)

”اے ایمان والوں اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ

کرو“

ملاحظہ فرمائیے کہ آیت کریمہ میں اگر رسول کا وہی حکم ہے جو اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا تو اطیعوا اللہ کافی ہے پھر ”واو“ حرف عطف و کے ساتھ اطیعوا الرسول فرمانے کی کیا حاجت کہ اللہ کے رسول وہی حکم فرمائیں گے جو اللہ رب العالمین کا ارشاد ہوگا پس وہ اطیعوا اللہ میں داخل ہے مگر یہاں اطیعوا الرسول فرما کر واضح فرمادیا گیا ہے کہ یہ رسول ماؤون و مختار ہیں جو بھی حکم فرمائیں گے۔ اگرچہ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا کوئی ارشاد نہ ہو تو بھی رسول کا حکم مانو چنانچہ دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے :

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ (النساء :- ۶۴ پارہ ۵)

”اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی

اطاعت کی جائے۔“

تو جس طرح اللہ تعالیٰ کا حکم ماننا ضروری ہے اسی طرح اس کے رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم و اصحابہ وسلم کا حکم ماننا بھی ضروری ہوا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

من يطع الرسول فقد اطاع الله (النساء ۸۰ پارہ ۵)  
 ”جس نے رسول کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا“  
 اور محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔

”علیکم بسنی وسنة الخلفاء الراشدين“ (ابو داؤد شریف)  
 ”تمہارے اوپر میری سنت لازم ہے اور خلفائے راشدین کی“  
 پس خلفائے راشدین کی سنت یعنی طریقہ بھی حضور ﷺ کا طریقہ ہے اور پھر اسی پر بس نہ فرمایا بلکہ ارشاد فرمایا:

اصحابی کالنجوم باہیم اقتلہتم اہل بیتہم (مشکوٰۃ شریف)  
 ”میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی پیروی (تقلید) کرو گے ہدایت پاؤ گے۔“

حاصل کلام یہ ہے کہ خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں جس کی پیروی اقتدا اور تقلید کرو گے یعنی ان میں سے جس کی راہ چلو گے ہدایت پاؤ گے اگر صحابہ کرام صرف حضور ﷺ کی راہ پکڑتے اور حدیث ہی پر عمل کرتے تو وہ حضور ﷺ ہی کی سنت و اقتدا اور پیروی ہوتی تو علیکم بسنی ہی فرمایا جاتا پھر سنة الخلفاء راشدین اور اصحابی کالنجوم باہیم اقتلہتم اہل بیتہم ہرگز نہ فرمایا جاتا۔

چہت ہوا کہ غیر مقلد (نام نہاد اہلحدیث) قرآن و حدیث دونوں کا منکر ہے اور مومنین کی راہ سے جدا راہ پر ہے۔ چنانچہ رب العالمین ارشاد فرماتا ہے:

ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين له الهدى ويتبع غير سبيل المومنين

نولہ ما تولى ونصله جهنم وصات مصیرا۔ (النساء ۱۱۵ پارہ ۵)

”اور جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ حق راستہ اس پر کھل چکا اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ دینگے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے اور کیا ہی بری جگہ ہے پلٹنے کی۔“

ملاحظہ کیجئے دنیا کے سارے مسلمان یا تو حنفی ہیں یا مالکی اور شافعی ہیں یا حنبلی سب کی ایک ہی راہ اقتدیم اہتدیتم اور یہ غیر مقلد سب ہی سے جدا ہیں۔ اللہ قادر و قیوم نے ان کو ان کے حال پر چھوڑ دیا اور فیصلہ سنایا کہ یہ لوگ جہنم میں جائیں گے۔ مسلمانوں میں ممتاز گروہ علمائے کرام کا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

انما یحیی اللہ من عبادہ العلمؤاذا (فاطر ۲۸ پارہ ۲۲)

”اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے (علماء) ہیں۔“

اللہ عزوجل علماء کرام کی توصیف بیان فرماتا ہے اور علماء میں جو مجتہدین نہیں وہ سب ائمہ مجتہدین کے مقلد ہیں اور امت مسلمہ میں علماء بے حد و بے شمار جن میں چند بطور اجمال مذکور ملاحظہ کیجئے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور ان کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب و حضرت شاہ رفیع الدین صاحب و شاہ عبدالقادر صاحب و حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب و حضرت علامہ فضل حق صاحب خیر آبادی اور ان کے والد ماجد حضرت علامہ فضل امام صاحب و حضرت مولانا فضل رسول بدایونی و حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری و حضرت مولانا رفاقت حسین صاحب کانپوری و حضرت مولانا احمد حسن صاحب کانپوری و حضرت مولانا انوار اللہ صاحب حیدر آبادی و حضرت مولانا احمد اشرف کچھوچھوی و حضرت مولانا لہانت اللہ صاحب غازی پوری و حضرت مولانا سید دیدار علی صاحب الوری و حضرت مولانا برہان الحق صاحب



جبل پوری و حضرت مولانا شاہ لولاو رسول صاحب مارہروی و حضرت مولانا  
 جماعت علی شاہ صاحب علی پوری و حضرت مولانا جمال الدین فرنگی محلی و  
 حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب کانپوری و حضرت مولانا خیر الدین صاحب  
 دہلوی و حضرت مولانا سلامت اللہ صاحب کشتی بدایونی و حضرت مولانا سخاوت  
 حسین صاحب سواتی و حضرت مولانا سراج الحق صاحب بدایونی و حضرت مولانا  
 شمس الدین صاحب جوپوری و حضرت مولانا عبداللہ صاحب بنگرانی و حضرت  
 مولانا عبدالرحمن صاحب لکھنوی و حضرت مولانا عنایت احمد صاحب کاکوروی و  
 حضرت مولانا تاج النہول عبدالقادر صاحب بدایونی و حضرت مولانا عبدالعلی  
 صاحب بحر العلوم لکھنوی و حضرت مولانا عبدالسیح صاحب بیدل رامپوری و  
 حضرت مولانا عبدالاحد صاحب پبلی بھیتنی و حضرت مولانا غلام جان صاحب  
 ہزاروی و حضرت مولانا قطب الدین صاحب برہم چاری و حضرت مولانا خلیل  
 درس صاحب چرویدی و حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب شیخ مراد آبادی و  
 حضرت مولانا قادر حش صاحب سسرای و حضرت مولانا قمر الدین صاحب  
 مونگیری و حضرت مولانا کفایت علی صاحب کافی مراد آبادی و حضرت مولانا مر  
 علی صاحب گولڑوی و حضرت مولانا نبی حش صاحب طوائفی لاہوری و حضرت شیخ  
 محقق مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی و حضرت مجدد الف ثانی و حضرت  
 مولانا رضا علی خان صاحب بریلوی و حضرت مولانا تقی علی خان صاحب بریلوی و  
 حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی و حضرت امام ابو بکر احمد بن اسحاق جوہ  
 جانی تلمیذ ائمہ امام محمد و حضرت امام ابن السمعانی و حضرت امام اجل امام الحرمین  
 امام محمد بن محمد بن محمد غزالی و حضرت امام برہان الدین صاحب ہدایہ و حضرت امام  
 طاہر بن احمد بن عبدالرشید غازی صاحب خلاصہ و حضرت امام کمال الدین محمد بن  
 ایہام و حضرت امام علی خواص و حضرت امام عبدالوہاب شعرانی و امام شیخ الاسلام

زکریا انصاری و حضرت امام ابن حجر مکی و حضرت امام علامہ ابن کمال شاہ صاحب  
 ایضاح و اصلاح و حضرت امام محمد بن عبد اللہ تمر شاشی صاحب تہذیب الاصول و امام  
 علامہ خیر الدین ملی صاحب فتاویٰ خیریہ و حضرت امام علی بن سلطان محمد قاری مکی  
 و حضرت امام شمس الدین محمد شارح فتاویہ امام علامہ زین الدین مصری صاحب بحر  
 و حضرت امام عمر بن بعلیم مصری صاحب نہر و حضرت امام سید احمد حموی  
 صاحب غرر و حضرت امام محمد بن علی دمشقی صاحب درو خزائن و حضرت امام  
 عبدالباقی زرقانی صاحب مواہب و حضرت امام احمد شریف مصری طحطاوی و  
 حضرت امام آندی امین الدین محمد شامی صاحب منیہ و صاحب سراجیہ صاحب  
 جواہر و صاحب مصححی و صاحب ادب المقال و صاحب تہذیب خانہ و صاحب مجمع و  
 صاحب کشف و غیر ہم رضوان اللہ علیہم اجمعین

نیز چند اولیائے کاملین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء گرامی بھی ملاحظہ  
 فرمائیے کہ مقلدین میں بے شمار اولیائے کاملین ہیں جن میں سے چند اسماء مذکور و  
 مسطور ہیں مثلاً امام العارفین لہ ائیم بن اوہم و حضرت معروف کرخی و حضرت  
 یازید بسطامی و حضرت فضیل بن عیاض و حضرت دواؤد طائی و حضرت جنید  
 بغدادی و حضرت عبد اللہ بن المبارک و حضرت خواجہ فرید الدین و حضرت خواجہ  
 صابر کلیدی و حضرت خواجہ محبوب الہی نظام الدین لولیا و حضرت مخدوم سید  
 اشرف سنائی و حضرت فرید الدین گنج شکر و حضرت ہمایو الدین زکریا ملتانی و  
 حضرت غوث الاعظم شاہ عبدالقادر جیلانی و حضرت ابو سعید مخزومی و حضرت ابی  
 الحسن علی ہکامی و حضرت الفرج طرطوسی و حضرت عبدالواحد حمیمی و حضرت ابو  
 بکر شبلی و حضرت جنید بغدادی و حضرت سری سقطی و حضرت عبدالرزاق جیلانی  
 و حضرت لہ ائیم ایرجی و حضرت سید شاہ برکت اللہ صاحب بارہروی حضرت شاہ  
 آل محمد صاحب و حضرت سید شاہ حمزہ و حضرت شاہ آل احمد اچھے میاں و حضرت

شاہ آمل رسول و حضرت سید شاہ ابو الحسین احمد نوری و غیر ہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

اب ایمان و دیانت کی میزان سے فیصلہ کیجئے کہ یہ اساطین دین اولیائے کالمین علماء و صالحین کی راہ سمیل المؤمنین ہے یا ان سب کو برمائے تقلید مشرک کہنے والوں کی راہ؟ جس راہ کو حق و ہدایت مانیں ان کی راہ اختیار فرمائیں۔ علاوہ ازیں یہ بھی ذہن نشین فرمالیجئے کہ یہی غیر مقلد جو اپنے کو اہل حدیث کہتے ہیں جب اللہ واحد قہار کے حضور قماز میں کھڑے ہوں تو دست بستہ عرض کریں کہ اے اللہ ہم کو تو ان لوگوں کا راستہ چلا جن پر تو نے انعام کیا اور انعام ہے انبیاء مرسلین پر اور صحابہ کرام و تابعین پر اور امام الامۃ امام اعظم ابو حنیفہ پر اور امام مالک پر اور امام شافعی پر اور امام حنبلی پر جن کے مقلد بے شمار اولیاء کرام اور علماء اعلام جن میں صدیقین شداء و صالحین ہیں غیر مقلد ان سب سے جدا بہ موجب ارشاد الہی یتبع غیر سمیل المؤمنین مسلمانوں کی راہ سے جدا رہ چلنے والے رسول اللہ ﷺ کے خلاف راہ چلنے والے ہیں اور جو رسول کے خلاف مؤمنین کی راہ سے جدا رہ چلنے والا ہے وہ مسلمان ہی نہیں اور نماز و روزہ و غیرہ عبادات مسلمانوں کے لئے ہیں تو ان غیر مقلدین کو مسائل صلوٰۃ و صوم پر لب کشائی کا حق ہی نہیں پہلے اپنے کو مسلمان ثابت کریں پھر نماز و غیرہ عبادات کی بات کریں۔

طرفہ یہ کہ جب اپنے دین نو ساختہ کے مطابق نماز میں اللہ جبار و قہار کے حضور کھڑے ہو تو تقلید ائمہ کی بھیک مانگیں اور مقلد بننے کی دعا کریں اور عرض کریں صراط الذین انعمت علیہم ہمیں ان کے راستہ پر چلا یا ان کا راستہ دکھا جن پر تو نے انعام کیا اور انعام والے انبیاء صدیقین و شداء اور صالحین ہیں اور ان میں با بعد از انبیاء صحابہ کرام سر شہرت جہتہ بن ہیں تو اللہ جلّ جلالہ جبار ہے۔

حضور میں ان کی تقلید و پیروی کی بھیک مانگیں اور پھر عرض کریں غیر المعصوب علیہم والضالین ان لوگوں کی راہ سے چا جو مومنین کی راہ سے جدا چلنے والے مضبوط و ضالین ہیں۔ اور انہیں یہ خبر نہیں کہ مومنین کی راہ سے جدا راہ چلنے والے یہی نام نمراد الہندیث یعنی غیر مقلدین ہیں جن سے یہ اللہ کے حضور پناہ مانگ رہے ہیں۔ پھر جب اللہ واحد قہار کے دربار سے باہر آئیں تو ان انعام والوں کے منکر اور مخالف ہو جائیں اور ان کو مشرک بتائیں اور جس تقلید کی بھیک مانگ رہے تھے اس کو شرک بتائیں اور انعام والوں اور ان کی تقلید و پیروی کرنے والوں کو مشرک ٹھہرائیں۔ نام نمراد الہندیث یعنی غیر مقلدین کے ایمان و دیانت کی یہ جیتی جاگتی تصویر ہے جو ان کے منافق ہونے کی بین دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے چائے اور ان کی شر عظیم سے محفوظ رکھے۔ اور جن پر تیرا انعام ہے ان کی محبت و رفاقت عطا فرمائے اور اپنے محبوب بندوں اولیاء و علماء خلوہ و خفی ہوں یا مالکی اور شافعی ہوں یا حنبلی ان ہی کی معیت میں خلافت قدم رکھے اور ان ہی کے گروہ میں اٹھائے۔ ہمارے نزدیک ائمہ مجتہدین سب حق پر ہیں۔ ہم سب کو مانتے اور اوب و احترام کرتے ہیں۔ اگرچہ مقلد ایک ہی امام (ابو حنیفہ) کے ہیں جس طرح ہمارا ایمان تمام انبیاء مرسلین پر ہے کہ سب کو اللہ کا نبی مانتے ہیں مگر اطاعت و فرمانبرداری محمد رسول اللہ ﷺ کی کرتے ہیں تو جس طرح حضور ﷺ کی اطاعت و فرمانبرداری اگر انبیاء کرام کا انکار لازم نہیں آتا تو اسی طرح ایک امام کی تقلید سے دوسرے ائمہ کا انکار لازم نہیں آتا۔ یا اللہ یہ سیدھا راستہ تمام مسلمانوں کو نصیب فرما اور اس پر استقامت عطا فرما اور اس کے خلاف ہر گمراہی سے چا آمین آمین یا رب العالمین و صلی اللہ علیٰ خیر خلقہ سیدنا و مولانا محمد والہ و اصحابہ و بارک وسلم۔